میں بہت سی الجھنوں اور مصائب کا شکار رہی۔ مگر لوگوں کے متضاد رویوں سے میں نے اپنے آپ کو مضبوط کرنا سیکھا اور میرے اندر خود اعتمادی پیدا ہوئی۔

اس ادارے میں مجھے کچھ شفیق دوست اور اساتذہ ملے۔ اس فہرست میں ڈاکٹر محمد سعید کا نام پہلا ہے۔ موضوع کے حوالے سے میں اپنے آپ کو بخت آور قرار دیتی ہوں کہ میں نے اپنے نگران مقالہ کی مدد سے ایسے موضوع کا انتخاب کیا جس کے بارے میں مختلف مباحث اور نظریات اکثر موضوعِ سخن بنتے رہتے ہیں۔ ادبی، مذہبی، فکری، سماجی، تنقیدی اور تاریخی سطح پر یہ موضوع خاصا تفصیل کا طلبگار ہے۔ سالوں کی تاریخ میں ایک ایسا تصور پروان چڑھا جس نے مرد کو فطری طور پر طاقتور اور حاکم مان لیا جبکہ عورت کو کمتر۔ لیکن حقیقی طور پر یہ تصور فطری نہیں بلکہ مرد اساس معاشرے کا پیدا کردہ ہے جو عورت کو کم عقل، نادان، بے وقوف اور ناسمجھ تصور کرتا ہے۔ عورت کو ہر دور میں ہر سطح پر کمتر تصور کرنے کی تاریخ بہت قدیم ہے۔ عورت کے بارے میں قائم کردہ تعصبات اور اس پر کیے جانے والے استحصال کی مختلف صورتیں، اس موضوع کے انتخاب کی وجہ بنیں۔

موضوع کے انتخاب میں، میں اپنے نگران مقالہ ڈاکٹر محمد سعید کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اور میں ان کی بے حد ممنون ہوں جنھوں نے نا صرف موضوع کے تعین میں میری مدد فرمائی بلکہ مقالہ ہذا کے ابتدائی مراحل یعنی خاکہ سازی کا بھی مکمل فن سمجھایا۔ ڈاکٹر صاحب ایک مشفق اور پر خلوص استاد تو ہیں ہی مگر ایک زیرک محقق و نقاد بھی ہیں۔

میرے تحقیقی مقالے کا موضوع "شائستہ فاخری کی افسانہ نگاری(تانیثیت کے تناظر میں) ہے۔ اس مقالے کو چھے ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے:

باب اول: بعنوان شائستہ فاخری سوانح و شخصیت ہے۔ یہ باب دو ذیلی حصوں میں منقسم ہے۔ (حصہ الف) شائستہ فاخری کی سوانح اور (حصہ ب) شائستہ فاخری کی شخصیت کے حوالے سے ہے۔

باب دوم: بعنوان تانیثیت کا مفہوم اور روایت ہے۔ اس باب میں مختلف لغات و فرہنگ سے تانیثیت کا مفہوم واضح کیا گیا ہے اور تانیثیت کی مختصر تاریخ بیان کی گئی ہے۔

باب سوم کا عنوان عورتوں پر جبر و استحصال ہے۔ اس باب میں عورتوں کے ساتھ ہونے والے برے برتاؤ کو بیان کیا گیا ہے۔ سماجی، معاشی اور گھریلو سطح پر عورتوں کو جو مسائل در پیش ہیں انہیں زیر بحث لایا گیا ہے۔

باب چہارم بعنوان عورتوں کا جنسی استحصال ہے۔ اس باب میں جنس سے متعلقہ در پیش عورتوں کے مسائل بیان کیے گئے ہیں کہ عورت کی عزت نہ گھر میں محفوظ ہے نہ گھر کے باہر۔ مرد اسے محض دل بہلانے کا کھلونا سمجھتے ہوئے کھیلتا ہے۔ مرد اپنی خواہش کی وجہ سے چھوٹی چھوٹی بچوں کو اپنی ہوس کا نشانہ بناتا ہے۔

باب پنجم کا عنوان بزرگ ماں کے ساتھ ناروا سلوک ہے۔ اس باب میں ماں کی بے بسی کو بیان کیا گیا ہے کہ بڑھاپے میں کوئی اس کا سہارا نہیں ہوتا۔ اولاد اپنی زندگی اور عیش و عشرت میں مگن رہتی ہے اور ماں کو گھر کے کسی کونے میں ناکارہ شے کی طرح پھینک دیا جاتا ہے۔ یا جوان بیٹا اولڈ ایج ہوم چھوڑ آتا ہے۔ اس سب میں ماں کے جذبات کہیں اس کے اندر ہی کھو جاتے ہیں۔

باب ششم بعنوان متفرق موضوعات ہے۔ اس باب میں شائستہ فاخری کے وہ تمام افسانے بیان کیے گئے ہیں جن میں عورت مجبور و بے کس ہے۔

کائنات کا راز مزاحمت و حرکت میں پنہاں ہے۔ تغیر و تبدل زمانے کا حصہ ہیں۔ یہ تبدیلیاں درجہ بدرجہ ترقی کے مراحل طے کرتی ہیں جو ہمیشہ ایک نئے روپ میں عیاں ہوتی ہیں۔ مفکر اور فلاسفر علامہ اقبال کہتے ہیں۔

ع ثبات ایک تغیر کو ہے زمانے میں

اس کا اظہار میں نے اپنے الفاظ میں کچھ اس طرح کیا ہے:

فنا ہے سب کو نہ تو باقی نہ ہم باقی
سدا یہاں نہ خوشی باقی نہ غم باقی
رہِ دوام کے ہیں سب مسافر یہاں مگر
منزل آشنا ہوئے چند یہ ہے ستم باقی

(سدرہ عندلیب

اس ادارے میں گزرے دو سال میری زندگی کا اہم سرمایہ ہیں جسے میں کبھی بھولنا نہیں چاہوں گی۔